رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

دارالامان قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
سہ ماہی ۔۔۔
بیرون ہند سالانہ ۔۔۔

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۸ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۸ فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۴۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ
سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابھی تک کھانسی اور نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔
کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس القرآن کا دَور ختم ہوا۔ جو خواتین میں جاری تھا۔ اس موقعہ پر باوجود موسم کی خرابی کے بہت کثرت سے خواتین جمع ہو گئیں درس القرآن کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اس خوشی میں لجنہ اماء اللہ نے مٹھائی تقسیم کی۔

آج بعد نماز عصر نصرت گرلز ہائی سکول کی طالبات نے جماعت دہم اور دینیات کلاس کے درجہ ثالثہ کی طالبات کو الوداعی دعوت دی۔ اور اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور چند اور بزرگوں کو مدعو کیا۔ چائے نوشی کے بعد اس تقریب کا پروگرام برعایت پردہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد جماعت دہم اور درجہ ثالثہ کے لئے علیحدہ علیحدہ ایڈریس پڑھے گئے۔ اور ان کی طرف سے جواب دیئے گئے اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک مختصر تقریر کی۔ جس میں اول تو یہ فرمایا۔ کہ میری رائے میں لڑکیوں کے اس قسم کے جلسوں میں جیسا کہ یہ ہے۔ میرا یا دوسرے احباب کا مردوں میں سے بلایا جانا مناسب نہیں۔ مجبوری کی صورت میں اور بات ہے۔ مگر یوں عورتوں مردوں کا مجموعی جلسہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر ضرورتاً ہو۔ تو تلاوت اور نظم کے ایسے مقامات انتخاب

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نفسِ مطمئنہ کی کیفیت

"ابتاءِ ذی القربیٰ کا درجہ طبعی حالت کا درجہ ہے۔ یعنی جس مقام پر انسان سے نیکیوں کا صدور ایسے طور پر ہو۔ جیسے طبعی تقاضا ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسی ماں اپنے بچے کو دودھ دیتی۔ اور اس کی پرورش کرتی ہے۔ کبھی اس کو خیال بھی نہیں آتا۔ کہ بڑا ہو کر کمائی کرے گا۔ اور اس کی خدمت کرے گا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ اسے یہ حکم دے۔ کہ تو اگر اپنے بچہ کو دودھ نہ دے گی اور اس سے وہ مر جائے۔ تو بھی تجھ سے مواخذہ نہ ہوگا۔ اس حکم پر بھی اس کو دودھ دینا وہ نہیں چھوڑ سکتی۔ بلکہ ایسے بادشاہ کو دو چار گالیاں ہی سنا دے گی۔ اس لئے کہ وہ پرورش اس کا ایک طبعی تقاضا ہے۔ وہ کسی امید یا خوف پر مبنی نہیں۔ اسی طرح پر جب انسان نیکی میں ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہونچتا ہے۔ کہ وہ نیکیاں اس سے ایسے طور پر صادر ہوتی ہیں۔ گویا ایک طبعی تقاضا ہے۔ تو یہی وہ حالت ہے جو مطمئنہ کہلاتی ہے" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء)

تزکیۂ نفوس کی طرف توجہ

"حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔۔۔۔۔ کی توجہ جماعت کے تزکیہ اور تطہیر کی طرف بہت ہے۔ بسا اوقات فرماتے ہیں۔ کہ "زندگی کا اعتبار نہیں۔ اور ہنوز ایسے کم آدمی نظر آتے ہیں۔ جو دُنیوی کدورتوں سے قطع تعلق کر کے اپنی زندگی صرف دین کے لئے وقف کر دیں" مدرسہ کی طرف بھی آپ کی آج کل بہت توجہ ہے کہ مدرسہ کو ایسے ڈھنگ پر لانا چاہیئے۔ جس سے دُنیا دار دوسروں کی طرح دُنیا کے خواہاں نہ بنیں بلکہ دینی علوم کو سمجھنے والے متقی اور صالح لوگ پیدا ہوں۔ جو دوسروں کے واسطے ہدایت کا موجب بن جائیں" (بدر ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء)

صدقہ مرنے والے کو فائدہ پہنچاتا ہے

"ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ میت کے ساتھ جو لوگ روٹیاں پکا کر یا اور کوئی شے لے کر باہر قبرستان میں لے جاتے ہیں۔ اور میت کو دفن کرنے کے بعد مساکین میں تقسیم کرتے ہیں اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

فرمایا۔ سب باتیں نیت پر موقوف ہیں۔ اگر یہ نیت ہو۔ کہ اس جگہ مساکین جمع ہو جایا کرتے ہیں۔ اور مردے کو صدقہ پہنچ سکتا ہے۔ ادھر وہ دفن ہوا ادھر مساکین کو صدقہ مرحوم کا دیدیا جائے۔ تاکہ اس کے حق میں مفید ہو۔ اور وہ بخشا جائے تو یہ ایک عمدہ بات ہے۔ لیکن اگر صرف رسم کے طور پر یہ کام کیا جائے۔ تو جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا ثواب نہ مُردے کیلئے اور نہ دینے والوں کے واسطے اس میں کچھ فائدہ کی بات ہے" (بدر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء)

سیاسیات یورپ اور ترکی

ترکی کا مشہور اخبار "جمہوریت" یورپ کی سیاسیات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے

ہم نہایت سکون کے ساتھ سپین کی جنگ کا تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ ہم نے پورے اطمینان سے چین جاپان کی آویزش کا جائزہ لیا ہے۔ ہم نے سینہ پر پتھر رکھ کر زیکوسلواکیہ پر جرمنی کے قبضہ کو برداشت کیا ہے۔ اگر ہم ان معاملات میں مداخلت کرتے تو جنگ کے نتائج کی ذمہ داری ہمارے ہی سر پر ڈال دی جاتی۔ چونکہ ہم اپنے اوپر کوئی ذمہ داری لینا نہیں چاہتے۔ اور ہماری زندگی کا اعلیٰ مشن قیام امن ہے۔ اس لئے ہم یورپ کی سیاسیات کو خاموشی کے ساتھ دیکھ رہے ہیں۔ لیکن ہماری اس خاموشی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے مفاد کو قربان کر دیں اگر آویزش یورپ ہمارے مطالبات پر زد پڑی۔ اور بلقانی اتحاد کو جس کے بانی اتاترک تھے نظرانداز کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر سیاسیات کے میدان میں وہ انقلاب بپا ہوگا جو جنگ عظیم کی یاد کو بھی دلوں سے محو کر دے گا۔ ہم یہ الفاظ پوری ذمہ داری کے ساتھ لکھ رہے ہیں۔ کہ بین الاقوامی رقابتیں اپنی حدود سے متجاوز ہوتی جا رہی ہیں۔ وقت آرہا ہے جب کہ ہم نہایت صفائی سے اپنے مطلب کو واضح کر سکینگے۔ اور یورپ کو بتا سکیں گے کہ ترک ان اشارات کو صحیح طور پر سمجھتے ہیں۔

پھر اخبار مذکور زیکوسلوکیہ اور چین و جاپان کے واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ اب تک جمعیت اقوام کے ذریعہ جو وعدے کئے گئے۔ ان کا ایفا تو کجا ان کو برقرار بھی نہیں رکھا گیا۔ اور اب بڑی قوتوں پر اعتماد کرنا اور ان کے وعدوں پر نظر رکھنا ان لوگوں کا کام ہے۔ جو سیاست میں طفل مکتب ہیں۔ اور جنہیں اہمیتی اور اس کے بقا کے مناسب ذرائع کا علم نہیں ہے۔

اخبار مذکور سوال کرتا ہے کہ جو لوگ خود ہی آگ کو مشتعل کرتے اور خود ہی اس پر شور و غوغا بھی کرتے ہیں۔ کیا ان سے قیام امن کی امید کی جا سکتی ہے۔ ایک سپین کی جنگ ہے۔ جسے آج تک ختم نہیں کیا جا سکا۔ پہلے اس کی بدترین مثال یورپ میں قائم ہوئی تھی اور اسی کی تقلید ایشیا میں کی جاتی ہے۔ ہمیں نہایت غور کے ساتھ اس سرچشمہ کا پتہ لگانا چاہیئے۔ جس کے ذریعہ تمام فتنے سر اٹھاتے ہیں۔

پھر ترکی حکومت کے نظام کا موازنہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ ترکوں نے اپنی فوجی طاقت میں بے حد اضافہ کر لیا ہے۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے آبادی کی فلاح و بہبودی کو کبھی بھی نظرانداز نہیں کیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ترکی میں بیکاری کا نام و نشان نہیں ہے۔ مگر دوسری طاقتیں آبادی کے حقوق کو سلب کر کے اس کے حساب میں جنگی اسلحہ فراہم کر رہی ہیں۔ ترکوں نے کبھی کسی کے معاملہ میں مداخلت نہیں کی۔ مگر دوسرے لوگ مداخلت کر کے جھگڑوں کو طول دے رہے ہیں۔ ہمارا مسلک یہ ہے۔ کہ گنجائش سے زیادہ کشتی پر بوجھ نہ لادا جائے اور اسی پر ہمارا اعتقاد ہے۔

کینیا کالونی کے ہندوستانی اور سول نافرمانی

ایسٹ افریقہ انڈین نیشنل کانگرس کی ایگزیکٹو کمیٹی نے مندرجہ ذیل بلیٹن شائع کیا ہے۔ کینیا ہائی لینڈ کو یورپینوں کے واسطے مخصوص کرنے کی پالیسی کے خلاف آواز اٹھانے اور اس پالیسی کا مقابلہ کرنے کے لئے کانگرس ایگزیکٹو کمیٹی پروگرام تیار کر رہی ہے۔ ایگزیکٹو کمیٹی کو یہ یقین ہو گیا ہے کہ گورنمنٹ کینیا ہائی لینڈ کو یورپینوں کے (ع۔ح)

بعدالت العالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر

بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ نمبر ۲۹۳ آف ۱۹۳ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء اور

دی گنگا بینکنگ اینڈ انشورنس کمپنی لیمیٹڈ

زیر لیکویڈیشن خود اختیاری

نوٹس بنام جملہ متعلقین

ہرگاہ ایک درخواست زیر دفعات ۱۸۳ و ۲۱۶ ایکٹ کمپنی ہائے ہند منجانب لیکویڈیٹران خود اختیاری متذکرۃ الصدر کمپنی عدالت ہذا میں گذرانی گئی ہے۔ اور جس میں دیگر امور کے علاوہ ذیل کے معاملہ کے متعلق فیصلہ کی استدعا کی گئی ہے۔ "وہ پالیسیاں جن کے متعلق دسمبر ۱۹۳۷ء یا مابعد کے مہینوں کی کوئی پریمیم ادا نہیں ہوئی انہیں ختم شدہ سمجھا جائے"۔

اور ہرگاہ آنریبل مسٹر جسٹس منرو نے فیصلہ کے اصدار سے قبل نوٹس جاری کرنے کا حکم جاری فرمایا ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ہر وہ شخص جو فیصلہ مذکور کے اصدار کے خلاف کوئی بات پیش کرنا چاہے۔ تو اسے اجازت ہے۔ کہ ۷ مارچ ۱۹۳۹ء کو جبکہ درخواست مذکور کی سماعت کی جائیگی اصالتاً یا بذریعہ ایڈووکیٹ جسے پوری پوری ہدایات دی گئی ہوں۔ اور وہ اس قابل ہو کہ درخواست کے متعلق تمام سوالات کا جواب دے سکے عدالت ہذا میں پیش ہو نیز اطلاع دی جاتی ہے کہ بصورت عدم حاضری درخواست کی سماعت ہوگی اور کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائیگی آج بتاریخ ۱۴ فروری ۱۹۳۹ء بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت العالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط) کے سی وہیٹ ڈپٹی رجسٹرار عدالت العالیہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

شادی کے پُرمسرت موقع پر ہماری فرم کے خالص اور اعلیٰ باسمتی کے چاول استعمال کریں۔ آزاد۔ اینڈ سنز مرید کے ضلع شیخوپورہ

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہوں گے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۲۱ فروری ۱۹۲۹ء لغایت ۲۰ مارچ ۱۹۲۹ء کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۸ مارچ ۱۹۲۹ء سے قبل قیمت یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی۔ تو ۹ مارچ ۱۹۲۹ء کو ان کے نام وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ احباب کرام کا فرض ہے کہ انہیں وصول فرمالیں۔ اور واپس کر کے سلسلہ کے آرگن کو نقصان نہ پہنچائیں۔ بعض احباب اس وجہ سے کہ وہ پہلے کسی وقت دفتر کو وی پی نہ کرنے کے متعلق اطلاع دے چکے ہیں اپنے نام پڑھنے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتے۔ اور بعض کسی اور غفلت سے نام نہیں پڑھتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ وی پی ان کے نام بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن وہ کسی عذر کے ماتحت واپس کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح دفتر کو خواہ مخواہ نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل تمام احباب کی خدمت میں پرزور گذارش ہے کہ وہ ۸ مارچ ۱۹۲۹ء سے قبل یا تو قیمت ارسال کر دیں۔ یا کم سے کم ادائیگی کے متعلق دفتر کو اطلاع بھیج دیں۔ جو احباب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت بھی اختیار نہ کریں گے۔ ان کے نام وی پی کر دیئے جائیں گے۔ اور پھر انہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ اور وی پی کے متعلق ان کی کوئی شکایت بجا نہ ہوگی۔

مینیجر

۷۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
۹۷ - عبدالعظیم صاحب۔
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۱۶۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۲۶۷ - میاں غوث محمد صاحب
۳۲۹ - نواب اکبر یار جنگ صاحب
۳۶۲ - بابو عبدالغفور صاحب
۳۶۵ - منشی احمد حسین صاحب
۶۴۹ - مولوی محمد دین صاحب
۷۹۳ - مولوی عمر الدین صاحب
۸۰۷ - مولوی نیاز محمد صاحب
۸۷۴ - مستری مہر الدین صاحب
۹۲۵ - منشی صدر دین صاحب
۱۰۵۱ - ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۰۷۴ - منشی سلطان عالم صاحب
۱۳۲۶ - ایم رفیع اللہ صاحب
۱۶۳۶ - عطاء اللہ صاحب
۱۸۳۸ - منشی بلند خانصاحب۔
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم الدین صاحب
۲۱۶۰ - میاں ابراہیم صاحب
۲۴۵۷ - ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۲۵۵۶ - محمد یوسف صاحب
۲۷۵۵ - ڈاکٹر برکت اللہ صاحب۔

۳۰۴۲ - منشی عبدالعزیز صاحب
۳۴۲۷ - شیخ بدر دین صاحب۔
۳۷۷۵ - بابو محمد امین صاحب
۴۴۱۶ - محمد حسین صاحب۔
۴۴۲۳ - منشی کریم بخش صاحب
۴۵۵۳ - نعمت اللہ خانصاحب
۴۶۴۴ - مرزا محمد علی بیگ صاحب
۴۸۲۵ - محمد حسین صاحب
۵۱۲۴ - بابو اعزاز اللہ صاحب
۵۲۰۴ - چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب۔
۵۲۱۶ - خلیل شاہ صاحب۔
۵۶۴۹ - منشی اللہ دتہ صاحب
۵۷۴۳ - چوہدری محمد شریف صاحب
۵۸۴۳ - ڈاکٹر اعظم علی صاحب
۶۰۴۱ - مولوی عبدالغفور خانصاحب
۶۱۴۳ - عبدالرشید خانصاحب
۶۱۸۶ - ہیڈ جمعدار محمد خانصاحب
۶۲۰۱ - شیخ حمید احمد صاحب۔
۶۲۳۱ - بابو محمد عالم صاحب
۶۵۹۲ - محمد خانصاحب
۶۵۹۴ - سید سردار شاہ صاحب
۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
۷۲۱۴ - محمد عبدالسمیع صاحب

۷۴۲۰ - چوہدری سردار محمد صاحب
۷۵۲۷ " عنایت اللہ صاحب
۷۷۰۷ - میاں عطاء اللہ صاحب
۷۸۵۸ - ملک گل محمد صاحب
۷۹۶۲ - ڈاکٹر چوہدری محمد انور صاحب۔
۸۰۲۰ - عبدالعزیز صاحب
۸۱۶۵ - بابو غلام محمد صاحب
۸۲۷۰ - بابو عبدالرزاق صاحب
۸۴۷۲ - ملک کرم الٰہی صاحب
۸۸۸۷ - چوہدری غلام محمد صاحب
۸۹۷۸ - عبدالجلیل صاحب
۹۱۰۴ - عنایت اللہ صاحب۔
۹۱۵۷ - شیخ محمود حسین صاحب
۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۸۹ - ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۹۴۵۶ - شیخ محمد عمر صاحب
۹۴۵۹ - محمد عیسےٰ صاحب۔
۹۶۰۵ - مولوی محمد علی صاحب
۹۷۸۴ - ڈاکٹر نور احمد صاحب
۹۸۶۷ - سید عنایت حسین صاحب
۹۸۷۴ - عبداللہ صاحب۔
۹۸۹۲ - منشی کرم دین صاحب
۹۹۰۲ - شیخ قمر الدین صاحب

۹۹۴۴ - چوہدری خانصاحب۔
۹۹۵۴ - منشی برکت علی صاحب۔
۹۹۵۶ - ڈاکٹر ایس۔ ایم۔ احمدی
۹۹۶۴ - آئی۔ اے حکیم صاحب
۹۹۶۵ - محمد صادق صاحب
۹۹۸۴ - مرزا غلام سرور صاحب
۱۰۰۱۲ - مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۳۷ - چوہدری محمد شریف صاحب
۱۰۱۱۱ - سید عنایت حسین صاحب
۱۰۱۱۴ - عبدالحق و عبدالحفیظ صاحب
۱۰۱۳۲ - محمد افضل صاحب۔
۹۵۲۴ - راجہ محمد نواز خانصاحب
۱۰۱۷۷ - امیر جماعت احمدیہ
۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۱۹۰ - میاں نصیر احمد صاحب
۱۰۲۶۰ - ڈاکٹر نذیر احمد خاں صاحب۔
۱۰۲۸۴ - چوہدری سلطان علی صاحب
۱۰۳۷۰ - مولوی صالح محمد صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
۱۰۴۰۰ - چوہدری فضل الٰہی خانصاحب
۱۰۴۵۹ - آغا محمد بخش صاحب۔
۱۰۴۶۰ - غلام جیلانی خانصاحب
۱۰۷۲۱ - حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۷۳۴ - غلام حیدر صاحب۔
۱۰۷۷۸ - بابو ولی محمد صاحب
۱۰۷۹۶ - میاں غلام رسول صاحب
۱۰۹۳۷ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۰۹۴۳ - بی۔ اے۔ چغتائی۔
۱۰۹۴۴ - چوہدری برکت علی صاحب
۱۱۰۰۰ - حاجی محمد بخش صاحب
۱۱۰۷۱ - مولا بخش صاحب
۱۱۱۷۴ - مولوی فضل دین صاحب
۱۱۲۰۲ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۱۲۸۴ - محمد رمضان صاحب
۱۱۲۹۴ - ملک عمر علی صاحب
۱۱۳۸۰ - میاں محمد یوسف صاحب
۱۱۳۸۵ - عبدالحلیم صاحب۔
۱۱۴۱۹ - حکیم دین محمد صاحب
۱۱۴۳۴ - فتح محمد صاحب شرما
۱۱۵۴۵ - شیخ احمد علی صاحب
۱۱۶۱۹ - منشی فرزند دین صاحب
۱۱۶۹۶ - مہری احمد صاحبہ

۱۱۷۷۶ - میسرز کافر ریڈیو
۱۱۷۸۰ - ابو البشیر منشی رحمت اللہ صاحب
۱۱۷۸۶ - مسٹر ایس ایس خانصاحب
۱۱۷۹۶ - میاں امتیاز احمد صاحب
۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
۱۱۸۸۲ - قاضی عبدالخالق صاحب
۱۱۹۰۱ - چوہدری اللہ بخش صاحب
۱۱۹۰۲ - ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۱۹۴۹ - لائبریری امتہ الحی صاحبہ
۱۱۹۵۱ - پیر منظور احمد صاحب
۱۱۹۵۳ - مولوی عبدالرحمٰن صاحب
۱۱۹۶۴ - محترمہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ
۱۱۹۷۴ - دفتر تعلیم الاسلام
۱۱۹۸۱ - مولوی غلام محمد صاحب
۱۱۹۸۵ - محترمہ ام طاہر احمد صاحب
۱۱۹۸۷ - اہلیہ مرزا منصور احمد صاحب
۱۱۹۹۵ - سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب
۱۱۹۹۷ - جمعدار محمد خانصاحب
۱۲۰۰۳ - اہلیہ میر محمد اسحٰق صاحب
۱۲۰۰۶ - خانصاحب منشی فرزند علی صاحب
۱۲۰۰۸ - بورڈنگ مدرسہ احمدیہ
۱۲۰۱۶ - میاں عبداللہ خانصاحب
۱۲۰۶۰ - محمد اسحاق عابد
۱۱۹۷۹ - ماسٹر اللہ داد صاحب
۱۲۱۲۹ - غلام مجتبےٰ صاحب
۱۲۱۳۹ - سید بشیر احمد صاحب
۱۲۱۵۹ - ڈاکٹر لال دین صاحب
۱۲۱۸۳ - ڈاکٹر عبدالحمید صاحب
۱۲۲۱۰ - چوہدری بشیر محمد صاحب
۱۲۲۱۴ - ایس۔ ایم احمد صاحب
۱۲۲۱۹ - اہلیہ مولوی سرور شاہ صاحب
۱۲۲۳۷ - مستری غلام محمد صاحب
۱۲۲۷۹ - شیخ محمد اکبر صاحب
۱۲۳۰۸ - چوہدری اللہ داد خانصاحب
۱۲۳۵۶ - عبدالحفیظ صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۳۷۸ - ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۱۲۴۶۶ - ڈاکٹر مولا بخش صاحب
۱۲۴۸۱ - چوہدری راجے خانصاحب
۱۲۵۰۵ - غلام مصطفےٰ صاحب
۱۲۵۱۱ - سردار محمد صاحب

۱۲۵۲۹ - فتح محمد صاحب
۱۲۵۴۲ - ایم نور الٰہی صاحب
۱۲۵۵۰ - عبدالحق صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۵۹۱ - مرزا عنایت بیگ صاحب
۱۲۶۱۵ - حکیم ملک میر احمد صاحب
۱۲۶۴۳ - بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۵۰ - عبدالمجید خانصاحب
۱۲۶۵۱ - ایم محمد اقبال صاحب
۱۲۶۷۴ - غلام جیلانی صاحب
۱۲۶۷۸ - ایم۔ اے ڈبلیو خانصاحب
۱۲۶۸۱ - اے۔ الیف صاحبہ
۱۲۶۸۷ - محمد عبداللہ صاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب۔
۱۲۷۰۸ - محمد علی صاحب
۱۲۷۱۲ - بابو محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۷۱۶ - عبدالمجید صاحب
۱۲۷۲۱ - محمد الدین صاحب
۱۲۷۲۶ - شیخ عبدالحمید صاحب
۱۲۷۴۳ - سید بہاول شاہ صاحب
۱۲۷۴۴ - مولوی محب الرحمٰن صاحب
۱۲۷۹۶ - ملک محمد سعید صاحب۔
۱۲۸۳۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۳۷ - پروفیسر حاجی محمد اسلم صاحب
۱۲۸۵۴ - بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۶۶ - محمد رشید خانصاحب
۱۲۸۶۷ - ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب
۱۲۸۷۹ - محمد الیاس الدین صاحب
۱۲۸۸۹ - چوہدری چھجو خانصاحب
۱۲۹۰۱ - شیخ منظور احمد صاحب
۱۲۹۲۰ - ملک غلام نبی صاحب
۱۲۹۵۵ - ماسٹر اللہ بخش صاحب
۱۳۰۵۱ - چوہدری عبدالغفور صاحب
۱۳۰۵۹ - حافظ محمد اسحٰق صاحب
۱۳۰۶۰ - قریشی احمد شفیع صاحب
۱۳۰۷۱ - مرزا بشیر احمد صاحب
۱۳۰۹۸ - مبارک احمد خانصاحب
۱۴۰۳۲ - خواجہ حافظ طیب اللہ صاحب
۱۴۰۳۳ - سید رفیق علی صاحب
۱۴۱۳۸ - چوہدری کمال الدین صاحب
۱۴۱۶۴ - عبدالمجید خانصاحب
۱۴۱۶۹ - عبدالحق صاحب ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۲۴ فروری - دمشق کی اطلاع ہے کہ شام میں نئی وزارت قائم ہو گئی ہے۔ نئے وزیر اعظم سابقہ وزارت میں فنانس منسٹر تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ نئی وزارت میں سابقہ نیشنلسٹ وزارت کے بعض وزراء بھی شامل ہیں لیکن خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ وزارت بھی مضبوط بنیادوں پر قائم نہیں ہے

لنڈن ۲۴ فروری - ہانگ کانگ کے برطانوی علاقہ پر جاپانی طیاروں کی بمباری کے خلاف حکومت برطانیہ نے جاپان کے پاس جو احتجاج کیا تھا اس کا جواب موصول ہو گیا ہے۔ جس میں حکومت جاپان نے برطانیہ سے نہ صرف معافی طلب کی ہے۔ بلکہ نقصان کا ہرجانہ دینے پر بھی آمادگی ظاہر کی ہے - اور وعدہ کیا ہے۔ کہ ملازموں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

پیرس ۲۴ فروری - معلوم ہوا ہے کہ آج فرانسیسی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم فرانس اپنی حکومت کے متعلق اعتماد کی تحریک منظور کرانے کی کوشش کریں گے۔ آپ یہ واضح کریں گے۔ کہ اگر حکومت فرانس جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کرنے کا فیصلہ کرے گی تو اس میں کوئی غلطی نہیں کرے گی۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کابینہ فرانس جنرل فرانکو کی حکومت تسلیم کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ اسی طرح برطانیہ بھی ۲۷ فروری کو اسی قسم کا فیصلہ کرے گا۔

نئی دہلی ۲۴ فروری - آج یو۔ پی اسمبلی میں وزیر اعظم نے یو پی کا آئندہ بجٹ پیش کیا۔ جس میں آمدنی کا اندازہ ۱۳ کروڑ ۳۱ لاکھ ۴۴ ہزار ۸۷ سو ۹۲ روپے اور خرچ کا تخمینہ ۱۳ کروڑ ۶۹ لاکھ ۳۸ ہزار ۲۲۴ روپے ظاہر کیا گیا ہے۔ اسی طرح خسارہ کا اندازہ ۳۷ لاکھ ۹۴ ہزار ۴۳۵ روپے ہے۔ اصل میں نقصان کا اندازہ ۴۵ لاکھ سے بھی زیادہ تھا۔ لیکن آمدنی میں ۸ لاکھ کے قریب مجوزہ پٹرول ٹیکس کی رقم بھی شامل کر دی گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۴ فروری - معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند سارے ہندوستان میں موت پر ٹیکس لگانے کی تجویز پر غور کر رہی ہے - اور اس سلسلہ میں تمام صوبوں کی حکومتوں سے مشورہ کیا گیا ہے۔ صوبجاتی حکومتوں نے اس تجویز کے بارہ میں حکومت ہند کو جو جواب دیا ہے۔ اس کے متعلق انتہائی رازداری سے کام لیا جا رہا ہے

جبل الطارق ۲۴ فروری - ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح سیڈرڈ اور ویلنشیا میں باغی طیاروں نے اشتہار برسائے - جن میں جمہوریت پسندوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جنرل فرانکو کے آگے ہتھیار ڈال دیں۔ مزید برآں معلوم ہوا ہے۔ کہ وسطی ہسپانیہ میں جنرل فرانکو کی فوجیں مورچے قائم کر رہی ہیں - دوسری طرف فرانکو کے جنگی جہاز جمہوریہ ہسپانیہ کے ساحل کا محاصرہ کر رہے ہیں - برگوکے اخبارات کا بیان ہے - کہ اگر جمہوریت پسندوں نے ہتھیار نہ ڈالے تو ان پر شدید حملے کئے جائیں گے۔

نئی دہلی ۲۴ فروری - مجلس اقوام سے ہندوستان کی علیحدگی کے بارہ میں مرکزی اسمبلی نے جو ریزولیوشن پاس کیا تھا - اس کے متعلق گورنمنٹ کے طرز عمل کی وضاحت ایک سوال کے جواب میں سر این - این سرکار نے کی اور کہا - کہ اس ریزولیوشن کی ایک نقل وزیر ہند کو بھیج دی گئی ہے۔ اس ریزولیوشن میں جو اقدام کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے گورنمنٹ اس پر عمل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

کراچی ۲۴ فروری - سٹی مجسٹریٹ حیدرآباد کی عدالت میں ادم منڈلی کے مقدمہ کی سماعت شروع ہے - صوبہ بھر میں غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا جاتا ہے مقدمہ کی مزید سماعت ۷ و ۸ مارچ کو ہوگی۔

الہ آباد ۲۴ فروری - معلوم ہوا ہے کہ صوبہ آگرہ کے باشندوں کی طرف سے گورنر یو پی کی خدمت میں ایک میموریل پیش کیا گیا ہے۔ جس میں درخواست کی گئی ہے - کہ الہ آباد کو یو پی کا دارالحکومت بنایا جائے۔

طہران ۲۴ فروری - ایک اطلاع مظہر ہے کہ ولی عہد ایران جن کی شادی شہزادی فوزیہ کے ساتھ ۱۵ مارچ کو قاہرہ میں ہوگی - آج قاہرہ روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ چند دن بیروت میں قیام کر کے ۳ مارچ کو اپنی پارٹی سمیت اسکندریہ وارد ہوں گے

لنڈن ۲۴ فروری کو پارلیمنٹ برطانیہ میں وزیر نو آبادیات نے فلسطین کانفرنس کے اخراجات کے سلسلہ میں ۱۴ ہزار ۴ سو پونڈ کا ضمنی مطالبہ زر پیش کیا - اور پارلیمنٹ نے اتفاق رائے سے مطالبہ زر منظور کر لیا۔

مسٹر عبد القیوم نے مرکزی اسمبلی میں ایک تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے - جس کا مقصد اس بات پر بحث کرنا ہے کہ حکومت برطانیہ نے فلسطین کو فوری آزادی دینے سے انکار کر دیا ہے اور فلسطین میں یہودیوں کے داخلہ کو مکمل طور پر بند کر دینے سے متعلقہ عربوں کے مطالبہ کو مسترد کر دیا ہے۔

ایک اطلاع مظہر ہے کہ اطالیہ کے وزیر خارجہ اچانک وارسا روانہ ہو گئے ہیں - بیان کیا جاتا ہے - کہ آپ اطالیہ اور پولینڈ کے دوستانہ تعلقات مستحکم کرنے کی غرض سے گئے ہیں۔

شنگھائی کی ایک اطلاع مظہر ہے - کہ صوبہ ہونان میں چینیوں نے متعدد جاسوس گرفتار کئے ہیں - جن میں دو لیڈر بھی شامل ہیں - کہا جاتا ہے کہ یہ جاسوس جاپانی حکام کو حکومت چین کے اندرونی حالات بھیجا کرتے تھے - یہ تمام جاسوس چینی ہیں۔

سرحد گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ضلع ہزارہ میں ۳۸-۱۹۳۷ء میں گورنمنٹ نے ۱۸۲۴۰ روپیہ بطور تقاوی زمینداروں میں تقسیم کیا۔

نئی دہلی ۲۴ فروری - کل صبح کراچی کے قریب ایک ہوائی جہاز کا حادثہ ہو گیا - جس سے ۴۵ پونڈ ڈاک ضائع ہو گئی اور ۵۰ پونڈ ڈاک کو نقصان پہنچا۔

برلن ۲۴ فروری - آج ہٹلر اور وزیر خارجہ جرمنی - ہنگری اور مانچوکئو کی طرف سے ایک دوسرے کو مبارکباد کے تار بھیجے گئے - کیونکہ آج گورنمنٹ ہنگری نے بوڈاپسٹ میں اور مانچوکئو کی گورنمنٹ نے ہسنکنگ اینٹی کمیونسٹ معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔

مدراس ۲۴ فروری - مسٹر جسٹس وردا آچاریہ آج صبح دہلی روانہ ہو گئے جہاں آپ فیڈرل کورٹ کے جج کی حیثیت میں حلف وفاداری لیں گے

لکھنؤ ۲۵ فروری - مدح صحابہ ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے جرم میں آج ۸ اشخاص گرفتار کر لئے گئے - اس وقت تک کل ۴۶ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔

راجکوٹ ۲۵ فروری - راجکوٹ کے مختلف جیلوں سے ۵۰ ستیہ آگرہیوں کو جو بار آتے ہوئے تھے غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا ہے۔

واردھا ۲۴ فروری - جب کانگرسی لیڈر ورکنگ کمیٹی سے استعفیٰ دینے پر غور کر رہے تھے - تو ڈاکٹر پٹا بھی نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا اور کہا میں نے بوس کا مقابلہ کیا تھا لوگ میرے استعفیٰ کو ذاتیات پر مبنی قرار دیں گے - مگر سردار پٹیل کے تسلی کر دینے پر انہوں نے بھی دستخط کر دیئے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس مشاورت کے لئے نمایندگان کا انتخاب

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے مجلس مشاورت ایسٹر کی تعطیلات میں ۷-۸-۹ اپریل کو ہوگی۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعت کے نمایندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

(۱) نمائندگان جماعت میں با اثر اور صاحب رسوخ ہوں ؛

(۲) نمائندگان کے ذمہ چندہ عام حصہ آمد وغیرہ کا بقایا نہ ہو یا دفتر متعلقہ سے مہلت حاصل کر لی ہو ؛

(۳) طالب علم نمائندہ نہیں ہو سکتے۔ نمائندگان اسلامی شعار داڑھی رکھتے ہوں ؛

پرائیویٹ سکرٹری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مسلم اصحاب کے لئے یوم التبلیغ

امسال غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ یہ اتوار کا دن ہے اس لئے سرکاری ملازموں کو بھی تعطیل ہوگی۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۹ء کو سرگرمی کے ساتھ یوم التبلیغ منائیں اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ دفتر نشر و اشاعت صیغہ دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے اس موقعہ پر تقسیم کرنے کے لئے ٹریکٹ شائع کئے جائیں گے۔ وہ مناسب تعداد میں منگوائیں۔ اور غیر مسلم اصحاب میں عمدگی کے ساتھ تقسیم کریں ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ

آل انڈیا نیشنل لیگ کے عہدہ داروں کا جدید انتخاب

آل انڈیا نیشنل لیگ کی مجلس عاملہ نے آل انڈیا نیشنل لیگ کے عہدہ داروں کا جدید انتخاب جو ۱۷ فروری ۱۹۳۹ء کیا تھا۔ اور جسے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے منظور فرما لیا ہے حسب ذیل ہے۔

(۱) جناب میاں عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور - صدر

(۲) جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے نائب صدر

(۳) جناب چودہری اسد اللہ خان صاحب قائد اعظم

(۴) خاکسار محمود احمد عرفانی جنرل سیکرٹری

لیگ کی بیرونی شاخوں کی اطلاع کے لئے جدید عہدہ داروں کے نام شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ ان سے پورا پورا تعاون کرنے کے لئے تیار رہیں ؛
سیکرٹری دی آل انڈیا نیشنل لیگ

تبلیغ کے لئے سائیکلوں کی ضرورت

مبلغ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے لئے ایک بائیسکل کی ضرورت کا اعلان کرایا گیا تھا۔ اس پر چودہری مظفر خان صاحب ہیڈ کنسٹیبل پولیس بنگوہ نے ایک بائیسکل بھیجدیا ہے جس کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے چونکہ تبلیغی کاموں کے لئے ابھی مزید سائیکلوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے دوسرے احباب بھی توجہ فرمائیں ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ

حلوائی کی دوکان کھولنے کا موقعہ

ایک مناسب مقام پر حلوائی کی دوکان کھلوانے کے لئے ایک ایسے مستعد دیانتدار اور مسائل سلسلہ سے واقف احمدی کی ضرورت ہے۔ جو تبلیغ بھی کر سکے۔ مناسب ضمانت ہو پر اس کے لئے ایک سو روپیہ تک کا سرمایہ مہیا کر دیا جائیگا۔ جو صاحب اس کے لئے تیار ہوں۔ وہ بہت جلد اپنی درخواستیں بھجوائیں ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ

بقیہ صفحہ ۳

اور اللہ تعالٰے کے مکرم بندوں سے ہوگا۔ اسی کے خلاف سب سے زیادہ بدزبانی کرتے۔ اور افترا پردازی سے کام لیتے ہیں۔ یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کو نعوذ باللہ غیر صالح۔ اور احمدیت کو تباہ کرنے والا قرار دیتے ہوئے ذرا نہیں شرماتے ؛

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنجتن جن پر بنا ہے۔

یہ اشعار جو ایک لمبی نظم میں سے لئے گئے ہیں۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ میری یہ موجودہ اولاد اللہ تعالٰے کی بشارات کے ماتحت پیدا ہوئی ہے۔ اور یہ بشارت مجھے ایک مرتبہ نہیں بلکہ بار بار دی گئی ہے یہ پانچوں جو کہ سیدہ کی نسل ہیں یہی وہ وجود ہیں جن پر اس سلسلہ کی ترقی کا دار و مدار ہے۔ جو لوگ ان کے بدخواہ ہوں گے۔ ان کو خدا تعالٰے ذلیل و رسوا کرے گا ؛

جس اولاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے صاف اور واضح ارشادات ہوں۔ اس کے خلاف ایمان کا ایک ذرہ رکھنے والا بھی کوئی شخص زبان درازی نہیں کر سکتا۔ اور اگر کرتا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو مشتبہ کرنے کا مجرم بنتا ہے ؛

احمدی نابینا اور ریلوے مسافر

عام طور پر دیکھا گیا ہے۔ کہ نابینا اصحاب جب ریلوے سفر کرتے ہیں تو ٹکٹ سے اپنے آپکو مستثنےٰ سمجھتے ہیں۔ اور اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ نابینوں کے لئے ریل کا سفر بغیر ٹکٹ کے جائز ہے۔ گذشتہ ایام میں نظارت تعلیم و تربیت میں ایک احمدی نابینا کے متعلق رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے بغیر ٹکٹ سفر کیا۔ جب ان سے جواب طلب کیا گیا۔ تو انہوں نے یہ عذر کیا کہ نابیناؤں کے لئے بغیر ٹکٹ کے سفر کرنے کو وہ جائز سمجھتے تھے۔ ممکن ہے جماعت کے دوسرے نابینا اصحاب بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہوں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا تمام احمدی نابیناؤں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ریلوے والوں کا کوئی ایسا قانون نہیں ہے۔ اس لئے وہ آئندہ اس غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں۔ اور بغیر ٹکٹ کبھی سفر نہ کریں ؛ ناظرین الفضل نابیناؤں کو اس سے مطلع کر دیں ؛ ناظر تعلیم و تربیت

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان نظارت ہذا سال میں ایک دفعہ لیتی ہے۔ جو بالعموم نومبر کے مہینہ میں ہوتا ہے۔ اس بارے میں بعض احباب کی یہ رائے ہے۔ کہ یہ امتحان ایک سال میں دو دفعہ ہونا چاہیئے۔ اس کے متعلق کوئی فیصلہ کرنے سے قبل نظارت احباب سے مشورہ لینا چاہتی ہے پس احباب جملہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے مطلع فرمائیں کہ آیا یہ امتحان سال میں دو دفعہ ہونا چاہیئے یا موجودہ صورت یعنی سال میں ایک دفعہ ہی مناسب ہے ؛

ناظر تعلیم و تربیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو کون مشتبہ کر رہا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب نے اگرچہ لکھا تو یہ ہے۔ کہ ”وہ سب لوگ جو اس انسان کامل (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوئے تھے۔ عشق الٰہی کے نشہ میں سرشار ہیں۔ اور دنیا کی محبت اور نفاق کی نجاست سے بکلی پاک ہیں“ لیکن دراصل وہ اس کے مصداق صرف ان ہی چند افراد کو سمجھتے ہیں۔ جن سے ان کے ایسے تعلقات ہیں۔ کہ ان کی ہاں میں ہاں ملانا وہ اپنا مذہب سمجھتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کے متعلق اگر کوئی سچی بات بھی لکھ دے۔ تو ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مشتبہ کیا جا رہا ہے“ کا شور مچانے لگ جاتے ہیں۔ لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موعود اور مبشر اولاد کے خلاف جس کا رتبہ صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سب سے بالا ہے۔ غیر مبایعین اور چوہدری صاحب کے ہمنوا حد درجہ کی بدزبانی اور بدگوئی کریں۔ ناپاک سے ناپاک الزام لگائیں۔ اور ہر بدزبانی کی کھلم کھلا پیٹھ ٹھونکیں۔ تو چوہدری صاحب کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی اور وہ قطعاً بھول جاتے ہیں۔ کہ یہ طریق عمل اختیار کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو مشتبہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ ایمان لا کر مرتد ہو جانے والے اور ماننے کا ادعا کرتے ہوئے منافقانہ رنگ اختیار کرنے والے جب پہلی امتوں میں ہوتے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت بھی موجود تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کا دعوےٰ کر کے کسی کا بعض وجوہات پر منافقانہ رنگ اختیار کر لینا قطعاً آپ کی صداقت کو مشتبہ نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آپ کی اس اولاد کو نشانۂ اعتراضات اور ہدف الزامات بنانا جس کی پیدائش سے بھی قبل خدا تعالےٰ نے اسے مبارک اور مبشر قرار دیا۔ اور جس کے متعلق عظیم الشان پیشگوئیاں فرمائیں۔ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو مشتبہ کرنے کا موجب ہو سکتا ہے۔ منافق تو ہر نبی کی جماعت میں ہوتے رہے ہیں۔ لیکن کسی نبی اور مامور کی کوئی ایسی اولاد نہیں بتائی جا سکتی۔ جس کی پیدائش سے قبل خدا تعالےٰ نے اس کے متعلق بشارت دی ہو۔ جس کے متعلق اس کی مبشر پیشگوئیاں ہوں۔ اور جس کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے کئی نشانات پورے ہوئے ہوں۔ مگر وہ صراط مستقیم پر قائم نہ رہے۔ باوجود اس کے غیر مبایعین آئے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کے خلاف حد درجہ کی بدزبانی کرتے۔ اور طرح طرح کے الزام لگاتے رہتے ہیں۔ اور اس پر تو ان کی عمارت کی بنیاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد (نعوذ باللہ) گمراہ۔ غالی۔ اور اسلام کی دشمن ہے۔

پھر یہی بات وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان صحابۂ کرام کے متعلق کہتے ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حلقہ بیعت میں داخل ہیں۔ اور جن کے مقابلہ میں غیر مبایعین میں سے ان لوگوں کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ نہایت ہی قلیل تعداد ہے مگر چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب کے نزدیک اسے بھی کوئی وقعت حاصل نہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ ان کے نزدیک غیر مبایعین کا یہ رویہ نہایت قابل تعریف اور لائق ستائش ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ آج تک انہوں نے اس کے خلاف کبھی آواز نہیں اٹھائی۔ اور کبھی یہ نہیں کہا۔ کہ اسے نادانو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن کے ساتھ وابستہ ہونے والے عشق الٰہی میں سرشار اور دنیا کی محبت اور نفاق سے بکلی پاک ہیں۔ تم ان کو گمراہ۔ اسلام کے دشمن۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے برگشتہ کیوں کہتے۔ اور کیوں ان کے خلاف زبان طعن دراز کرتے رہتے ہو۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ غیر مبایعین کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد اور آپ کے صحابۂ کرام کی کثیر تعداد کے خلاف جس قدر بھی بدزبانی کی جائے اسے تو چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب بڑی خوشی سے برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کو وہ اپنا دوست سمجھتے ہیں۔ ان کے متعلق کوئی سچی بات بھی سن کر برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ حالانکہ ان میں سے کسی ایک کے متعلق بھی حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی پیش گوئی میں ایسا ذکر نہیں ہے جس پر وہ فخر کر سکیں۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کا جو مرتبہ اور شان ہے۔ اس کا پتہ آپ کی تحریرات سے لگ سکتا ہے۔ جن میں سے صرف دو حوالے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۷۸ و صفحہ ۵۷۹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

”رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود شادی کریگا اور صاحب اولاد ہوگا۔ اس بشارت نبوی میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود کو ایک ایسا لڑکا عطا کرے گا۔ جو صالح اور اپنے باپ کا مثیل ہوگا۔ اور اس کے احکام کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔ اور اللہ تعالےٰ کے مکرم بندوں سے ہوگا۔ اور اس میں یہ بھی راز ہے کہ اللہ تعالےٰ انبیاء اور اولیاء کو صرف اسی صورت میں اولاد کی بشارت دیتا ہے۔ جبکہ اس نے اس کا صالح ہونا مقدر کیا ہو“

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کے متعلق یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کی ایسی واضح اور صاف تشریح ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والا کوئی شخص آپ کی اولاد کے خلاف کوئی ناپاک لفظ کہنا تو الگ رہا سننا بھی پسند نہیں کر سکتا۔ لیکن کس قدر حیرت ہے ان لوگوں پر جو ان قدوسیوں میں بھی عیب تلاش کر رہے ہیں۔ اور اس طرح حضرت اقدس کی صداقت کو مشتبہ بنا رہے ہیں۔

پھر ستم یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے جس انسان کو سب سے بلند شان عطا کی گئی ہے۔ جسے ”صالح اور اپنے باپ کا مثیل“ قرار دیا گیا ہے۔ جس کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احکام کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔۔۔

مشرقی ترکستان کے سب سے پہلے احمدی خاندان کی قادیان میں آمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دشوار گزار سفر کی دلچسپ داستان

زندہ خدا کا زندہ نشان

خدا تعالیٰ نے آج سے ساٹھ سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچاؤں گا" اور

یاتیک من کل فج عمیق و یاتون من کل فج عمیق۔

دنیا جہان کے لوگ دور دراز سے کانے کوسوں کی منزلیں طے کر کے آئیں گے۔ احمدیت کی پچاس سالہ تاریخ پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حی و قیوم خدا کا یہ سچا وعدہ ہر روز نئی شان اور نئے رنگ میں پورا ہو رہا ہے۔ ایک جہان خدا کے رسول کی تختگاہ کی طرف امڈا چلا آتا ہے۔ اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا۔ جب یہ عظیم الشان پیشگوئی پوری شان سے ظاہر نہ ہوتی ہو۔ ذیل میں آٹھ نو سو میل کے ایک دور دراز ملک کے رہنے والے ایک نئے احمدی خاندان کے سفر کی دلچسپ داستان پیش کی جاتی ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔ الہٰی نوشتے کس حیرت انگیز طریق پر پورے ہو رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سعید الفطرت روحوں کو کس طرح مرکز احمدیت میں لا رہا ہے۔

مشرقی ترکستان کے پہلے احمدی کا سفر

مشرقی ترکستان کے پہلے احمدی حاجی جنود اللہ صاحب اپنے وطن سے چلکر چینی ترکستان اور کشمیر کے برفانی اور دشوار گزار کوہستانی علاقوں کو طے کرتے ہوئے ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء میں وارد قادیان ہوئے۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ حاجی صاحب موصوف کی اپنے وطن سے روانگی ایسے موسم میں ہوئی جبکہ راستہ سخت خطرناک اور ناقابل سفر تھا یعنی برف پگھلنی شروع ہو گئی تھی۔ برفانی اور کوہستانی علاقوں میں سفر کرنے والے اصحاب جانتے ہیں کہ موسم گرما کے ابتدا اور موسم سرما کی شدت کے وقت پہاڑی علاقوں کا سفر سخت خطرناک اور جانگسل ہوتا ہے ان تمام خطرات سے حاجی صاحب کو بھی دو چار ہونا پڑا۔ اور راستہ میں برف کی وجہ سے جہاں گھوڑے پر سوار رہنا مشکل تھا۔ آپ پیدل چلتے ہوئے کئی بار گھٹنے تک برف میں دھنس گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساتھیوں اور قلیوں کی مدد سے جان بچی۔ ان خطرات اور مصائب کے علاوہ کئی ماہ کے اس لمبے سفر کے اخراجات اور راہداری اور پاسپورٹ کے ملنے میں تکالیف کو برداشت کر کے اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے آخر منزل مقصود تک پہونچ گئے۔

دو خواتین کی قادیان کے لئے روانگی

حاجی صاحب کے ساتھ ان کی معمر والدہ اور ہمشیرہ بھی آنا چاہتی تھیں۔ لیکن پاسپورٹ دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے رک گئیں۔ حاجی صاحب کے وارد قادیان ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعاؤں کے نتیجہ میں ان کو بھی پاسپورٹ مل گیا۔ اور وہ دونوں بھی ایک قافلہ کے ہمراہ قادیان کے لئے روانہ ہو گئیں۔ اور بذریعہ تار اپنی روانگی کی اطلاع قادیان میں حاجی صاحب کو دی۔ اس پر حاجی صاحب دوبارہ براہ کشمیر گلگت کی طرف روانہ ہو گئے۔ تاکہ جہاں تک ہو سکے راستہ میں ان کو سفر کی سہولت بہم پہونچا سکیں۔

حاجی صاحب قادیان سے گلگت تک چودہ پندرہ روز کا سفر آٹھ نو روز میں طے کر کے پہونچے۔ تو معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ و ہمشیرہ کرایہ کشوں کی سستی اور غفلت کے باعث گلگت سے آنے والے پہلے قافلہ سے رہ گئی ہیں۔ اس بات کے معلوم ہونے پر آپ گلگت سے روانہ ہو گئے تھے اور منزل طے کر رہے تھے۔ کہ راستہ میں آپکو وہ دوسرا قافلہ ملا۔ جس میں آپکی والدہ اور ہمشیرہ سفر کر رہی تھیں۔ حاجی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ جس وقت اس قافلہ کو میں نے دیکھا تو خیال کیا کہ ممکن ہے یہ وہی قافلہ ہو جس کے ہمراہ میری والدہ اور ہمشیرہ آ رہی ہیں اور جب آپ نے قافلہ کے افراد پر نگاہ ڈالی۔ تو پہاڑ کی چوٹی پر دو سیاہ برقعہ پوش سوار نظر آئے۔ جن کے گھوڑوں کی لگامیں دو کرایہ کشوں نے تھامی ہوئی تھیں۔ قافلہ کے نزدیک پہونچنے پر جب میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ واقعی میری والدہ اور ہمشیرہ ہیں۔ یہ عید الفطر کا مبارک دن تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے میرے لئے عید مبارک کے دن دوہری خوشی کا سامان کر دیا۔ یعنی والدہ اور ہمشیرہ کی ملاقات میرے لئے اس غربت اور سفر کی حالت میں دوسری عید کا موجب ہو گئی۔

چترال کی طرف روانگی

جب آپ واپس گلگت پہونچے تو معلوم ہوا کہ کشمیر کی طرف کا راستہ برف باری کی وجہ سے بند ہو گیا ہے۔ اور اب یا تو موسم گرما تک گلگت میں ٹھہرنا پڑے گا۔ یا پھر کسی دوسرے راستہ سے سفر کرنا ہو گا۔

آخر گلگت میں دس روز قیام کرنے کے بعد یہ تجویز ہوئی کہ آئندہ سفر چترال کے راستہ سے کیا جائے۔ اور اس تجویز کے بعد آپ مع والدہ و ہمشیرہ ایک قافلہ کے ماتحت گیارہ دن میں چترال پہونچے۔ یہ تمام سفر بھی گھوڑوں پر کیا گیا۔

راستہ کی مشکلات

چترال میں پانچ چھ روز ٹھہرنے کے بعد بذریعہ لاری مالاکنڈا اور درگئی کی طرف چل پڑے۔ اور جب اشرت نامی ایک پڑاؤ تک پہونچے تو پشاور کی طرف سے آنے والے ایک سرکاری افسر سے معلوم ہوا۔ کہ برف باری کی وجہ سے دیر اور درگئی کا راستہ سخت خطرناک اور ناقابل عبور ہے۔ نیز اس افسر نے کہا کہ میں ایک سو قلی کے ساتھ بڑی مشکل سے پہونچا ہوں۔ آپ کے قافلہ میں تو چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہیں۔ راستہ میں پچیس پچیس فٹ برف پڑی ہے۔ اور پیدل چلنے کے سوا چارہ نہیں۔ اس لئے آپ واپس دروش چلیں۔ وہاں سے آپ کے جانے کے لئے جلال آباد والے راستہ سے انتظام کر دیا جائے گا۔

آخر پچیس ۲۵ میل واپس ہو کر دروش نامی پڑاؤ میں آ ٹھہرے۔ لیکن پندرہ روز تک انتظار کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ کسی دوسرے راستہ سے جانے کا امکان نہیں اور بہر صورت۔ اسی راستہ کو طے کرنا پڑے گا جس سے واپس ہوئے تھے

آخر اسی راستہ پر دوبارہ چل کھڑے ہوئے۔ لیکن جب اسرات پہونچے۔ تو چونکہ پہاڑ پر برف کی وجہ سے لاری نہیں جاسکتی تھی۔ قلیوں کو سامان اٹھوا کر پیدل چل پڑے۔ اور چھ میل کا سفر پیدل برف پر طے کر کے شام زیارت نامی پڑاؤ پر پہونچے۔ اگلے دن کا سفر نہایت ہی مشکل تھا۔ کیونکہ چھ سات میل کی چڑھائی تھی۔ اور برف نے راستہ کو زیادہ دشوار گزار بنا دیا تھا لیکن سوائے اس کے کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ آخر علے الصبح تین قلیوں اور حاجی صاحب کی مدد سے ان کی والدہ اور ہمشیرہ نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کیا۔ دوسرے افراد قافلہ کے ساتھ بھی ہیں۔ بائیس قلی تھے۔ برف بہت گہری تھی۔ آخر بعد مشکل صبح سے لے کر ظہر تک پہاڑ کی چوٹی پر پہونچے۔ راستہ میں حاجی صاحب کی والدہ کئی دفعہ برف سے پھسل کر گر پڑیں۔ ان کی ہمشیرہ بھی اور خود حاجی صاحب بھی۔ لیکن اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں موسم زیادہ خراب نہ ہو جائے اور مزید برف باری نہ شروع ہو جائے۔ اس مسافت کو طے کیا۔

حاجی صاحب بیان کرتے ہیں کہ اس سے زیادہ سخت دن ہم پر کم آیا ہوگا۔ آخر پہاڑ کی چوٹی پر پہونچ کر کچھ دیر آرام کیا۔ اور آگ جلا کر گرمی حاصل کی۔ پھر تمام قافلہ نو میل کی اُترائی کی طرف روانہ ہوا۔ جس طرح چڑھائی سخت مشکل تھی۔ اس طرح برف پر جو کھڑی ہوئی تھی۔ اُترنا اس سے بھی زیادہ مشکل تھا۔ حاجی صاحب کی والدہ صاحبہ اب چلنے سے بالکل عاجز آگئیں اس لئے قلیوں نے اٹھا اٹھا کر اتارنا شروع کیا جوں جوں رات قریب ہوتی جاتی تھی۔ خطرہ بڑھتا جاتا تھا۔ آخر جوں توں کر کے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیریت و عافیت رات کو اگلی منزل گوجر پڑاؤ پہونچ گئے۔ لیکن رات کو حاجی صاحب کی والدہ کو سفر کی بے حد تکلیف کی وجہ سے سخت بخار سردی۔ اور تمام بدن میں دردیں شروع ہوگئیں۔ اور بعد کا سفر مشکل نظر آنے لگا۔ حاجی صاحب رات بھر اپنی والدہ صاحبہ کی تیمارداری میں مصروف رہے۔ اور محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے صبح تک ان کی طبیعت قدرے بحال ہوگئی۔ اور وہ تھوڑا بہت سفر کرنے کے قابل ہوگئیں۔

آسان سفر

گوجر پڑاؤ سے چل کر دو تین میل کے فاصلہ پر گھوڑے کی سواری مل گئی۔ جس پر حاجی صاحب کی والدہ سوار ہوگئیں۔ اور اس کے بعد تھوڑی دُور جانے پر ہمشیرہ کے لئے بھی سواری کا انتظام ہوگیا۔ سامان وغیرہ قلیوں نے اٹھایا ہوا تھا۔ اس روز کا سفر نسبتاً آرام سے ہوا۔ اور عصر کے وقت یہ قافلہ ریاست دیر میں پہونچا۔ یہاں رات آرام سے بسر کر کے صبح ۱۲ جنوری کو لاری پر دُرگئی پہونچ گئے۔ وہاں سے ریل پر سوار ہو کر ۱۳ جنوری کو امرتسر آ پہونچے اور ۱۴ کی صبح قادیان دارالامان میں وارد ہوئے۔

سفر کے بعض واقعات

حاجی صاحب کی والدہ اور ہمشیرہ نے قریباً آٹھ سو میل کا لمبا سفر تین ماہ میں طے کیا۔ وہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو اپنے وطن سے چل کر ۱۴ جنوری کو قادیان میں پہونچیں۔ اس سفر میں جو جنگلوں پہاڑوں برف دریا اور نشیب و فراز کا تھا۔ ہر قسم کی سواری کو استعمال کرنا پڑا۔ یعنی اس دن کا سفر گھوڑوں پر طے کیا۔ اور تین دن تک برف پر جو پچیس فٹ سے چالیس فٹ گہری تھی۔ قریباً چھبیس میل پیدل چلنے کا اتفاق ہوا کچھ سفر لاری پر۔ اور درگئی سے قادیان تک ریل پر سفر کرنے کا موقعہ ملا۔

نیا ملک نئے آدمی اور نئی زبان

حاجی صاحب کی والدہ اور ہمشیرہ اردو زبان سے بالکل ناآشنا تھیں یہاں پہونچنے پر دوسرے تیسرے دن جب بعض احمدی مستورات ان سے ملنے گئیں۔ تو اشاروں سے گفتگو ہوتی رہی۔ حاجی صاحب کی ہمشیرہ نے اب اردو کے چند الفاظ سیکھ لئے ہیں۔ لیکن والدہ کچھ نہیں بول سکتیں۔ ان کے لئے یہ ملک نیا ہے۔ زبان بھی نئی ہے۔ اور لوگ بھی نئے ہیں۔ اور طرز بود و باش بھی نیا ہے۔ لیکن ایسا ہونا ضروری تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں وَاِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ کی پیشگوئی کا ظہور بھی مقدر تھا۔ جو قادیان دارالامان میں ہو رہا ہے۔

حاجی صاحب کی والدہ اور ہمشیرہ کی بیعت

گو حاجی صاحب کی والدہ اور ہمشیرہ دیر سے مصدق احمدیت تھیں لیکن قادیان پہونچنے پر ... اور دو جمعہ کی نمازیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتدا میں پڑھ لینے کے بعد اور تمام قادیان میں دینداری اور اسلام کا چرچا بچشم خود دیکھ لینے پر بروز عید الاضحٰی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوگئیں۔ حاجی صاحب کی والدہ اور ہمشیرہ مشرقی اور مغربی ترکستان کی تین کروڑ مسلم آبادی میں سے پہلی خوش قسمت خواتین ہیں۔ جنہوں نے خود قادیان میں آکر حضرت امام وقت کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اور جن کو حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی خدمت میں حاضر ہو کر دعائیں لینے کا موقعہ ملا۔ یہ اولیت کا شرف اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔

استجابت دُعا کا زندہ ثبوت

حاجی صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ میں اور میری والدہ اور ہمشیرہ جن حالات سے گزر کر یہاں پہونچی ہیں۔ ہمارے لئے احمدیت کی صداقت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور بزرگان سلسلہ کی قبولیت دُعا کا زندہ ثبوت ہے۔ کیونکہ ہمارے سوا دوسرا شخص ان حالات اور خطرات سے آگاہ نہیں ہوسکتا۔ جن سے ہم کو دوچار ہونا پڑا۔ ایسے خطرناک حالات سے گزر کر بخیریت دارالامان پہونچنا ہمارے لئے اللہ تعالےٰ کا بڑا احسان ہے۔

سفر میں ابتلاء

جب حاجی صاحب معہ والدہ اور ہمشیرہ گلگت پہونچے۔ تو کشمیر کا راستہ بند ہونے کی وجہ سے ان کا ارادہ ہوا کہ سردی کا موسم یہاں ہی گزاریں۔ اور کچھ تجارت وغیرہ کا شغل اختیار کریں۔ چنانچہ آپ نے ایک جگہ تجارت پارچہ کا کام شروع کر دیا۔ لیکن دو تین روز گزرنے کے بعد آپ کے اہل وطن غیر احمدی اصحاب اور بعض مستورات کی جانب سے ان کی والدہ کو احمدیت سے بدظن کرنے کی کوشش شروع ہوگئی۔ چونکہ تاحال آپ کی والدہ اور ہمشیرہ نے بیعت نہ کی تھی۔ آپ کو خطرہ پیدا ہوا۔ کہ خدانخواستہ یہ کمزوری دکھائیں۔ اور میرے لئے مزید مشکلات کا موجب ہو۔ آپ نے تجارت وغیرہ کا کام چھوڑ کر فوراً اس سمت سفر کا تہیہ کر لیا۔ جس کا ذکر ہو چکا ہے۔

جب چترال کے ایک مقام درُوش نامی پر دس پندرہ روز ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ تو وہاں بھی یہی ابتلاء پیش آیا۔ آخر وہاں سے چل کر اس تکلیف سے مخلصی پائی۔ لیکن جب درگئی سے گاڑی پر سوار ہوئے تو قافلہ کے ہمراہیوں میں سے دو ترکستانی خواتین نے اس بات پر زور دیا کہ تم لوگ جہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو۔ وہاں تمہاری جان پہچان والا کوئی نہیں۔ اور نہ تمہاری زبان سے کوئی واقف ہے۔ تمہارے لئے بہتر ہے۔ کہ ہمارے ساتھ رہو۔ حاجی صاحب کی والدہ اس کے لئے تیار ہوگئیں۔ لیکن حاجی صاحب اس بات پر مصر رہے۔ کہ جس جگہ کے لئے ہم اپنے وطن سے بے وطن ہوئے بیسیوں رشتہ داروں کو چھوڑا۔ سینکڑوں تکلیفیں اٹھائیں اس سے بہتر ہمارے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں۔ پہلے وہاں جائیں گے۔ اور وہیں رہیں گے۔ پھر جس طرح اللہ تعالےٰ کو منظور ہوگا۔ انتظام ہو جائے گا۔ آخر حاجی صاحب کی والدہ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت اور تندرستی سے غذا کا تعلق

مشاہدات اور سائنس کے تجربات سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ کہ لمبی عمر اور صحت حاصل کرنے کا سب سے سہل اور قابلِ عمل طریقہ سادہ اور مناسب غذا کا استعمال ہے۔ غذا کے متعلق سائنس نے پچھلے چند سالوں میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ مختلف اجزاء خوراک اور وٹمین (حیاتین) کی دریافت نے اس سائنس میں ایک نیا باب کھول دیا ہے۔ خوراک کا انسانی صحت پر اثر۔ مختلف بیماریوں میں مختلف مناسب غذاؤں کا انتخاب۔ مختلف غذاؤں کے متعلق مختلف خواص وغیرہ کے متعلق کامیاب تجربات نے روزِ روشن کی طرح ثابت کر دیا ہے کہ قدرت کے صراطِ مستقیم پر عمل پیرا ہونے سے کھوئی ہوئی صحت حاصل کی جا سکتی ہے۔ بیماری کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ تندرستی قائم رکھی جا سکتی ہے۔ زندگی میں روح اور بڑھاپے میں زندگی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جبکہ خطرناک اور مزمن بیماریوں تک کا علاج صرف مختلف غذاؤں کی کمی بیشی سے کیا جا سکے گا۔ زندگی بخش غذاؤں کے استعمال سے بڑھاپے اور بیماری کا مقابلہ آسان ہو جائے گا ؎

امریکہ کے ایک ڈاکٹر نے یہاں تک دعوے کیا ہے کہ کسی شخص کی غذا کے متعلق اسے تفصیلاً بتا دو تو وہ تمہیں اس کی صحت۔ اخلاق چال چلن۔ طور اطوار۔ طرزِ رہائش۔ عقل۔ دماغ غرضکہ سب کچھ بتا دے گا۔ حتیٰ کہ اس کے دوستوں تک کے اخلاق اور صحت کا پتہ دیدیگا شائد یہ دعوے مبالغہ پر مبنی ہو۔ مگر غذا کا انسانی صحت اس کے طور و اطوار اور اخلاق سے جو گہرا تعلق ہے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت Man is what he eats یعنی انسان وہی کچھ ہے جو وہ کھاتا ہے۔

غذا کے متعلق تجربات

سر روبرٹ میکارسن نے ہندوستان میں اپنی ملازمت کے دوران میں کافی عرصہ ایسے تجربات میں صرف کیا۔ اور ایک بین الاقوامی شہرت حاصل کی۔ اس کا خیال ہے کہ شمالی ہند کے دیہاتی لوگوں کی خوراک۔ دودھ مکھن۔ سبزیاں۔ پھل۔ گندم وغیرہ ہر لحاظ سے دنیا کی بہترین غذاؤں میں شامل ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ قومیں صحت و توانائی کا نمونہ ہیں۔ تجربہ کے لئے اس نے ایک نسل کے کئی سفید چوہے علیحدہ علیحدہ پنجروں میں پالے۔ ایک کو انگریزی کھانا ملتا تھا۔ اور دوسرے کو شمالی ہند کی غذا دی جاتی تھی۔ تیسرے کی مدراسی چاول۔ چٹنی املی وغیرہ سے تواضع کی جاتی۔ اور چوتھا جاپانی غذا پر پل رہا تھا۔

پہلے پنجرے کے چوہے اچھے مضبوط تھے مگر ان کے بال کھردرے تھے۔ معمولی سے اشارہ پر ان کے جسم کے بال کھڑے ہو جاتے تھے۔ ان کی خوراک۔ روٹی۔ مربہ۔ بھنا ہوا گوشت مچھلی۔ اُبلی ہوئی سبزیاں اور چائے وغیرہ تھی۔ جو ایک انگریزی مزدور کی معمولاً خوراک ہے ؎

دوسرے پنجرے میں چوہے پہلے پنجرے والوں سے بھی مضبوط ان کی آنکھیں روشن اور جسم ملائم اور صاف تھا۔ اور ہر لحاظ سے تندرستی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ یہ شمالی ہند کی غذا۔ دودھ۔ مکھن۔ سبزیاں پھل۔ گندم۔ گوشت وغیرہ پر پلے تھے۔

تیسرے نمبر کے چوہے چھوٹے چھوٹے مگر خوب چست و چالاک نظر آتے تھے۔ ظاہرہ تندرست مگر کافی دُبلے ہو رہے تھے یہ مدراسی چوہے تھے۔ اس کے ساتھ والے چوہے اگرچہ چھوٹے تھے۔ مگر درمیان سے پھولے ہوئے تھے۔ نہایت نرم بال اور لمبی لمبی مونچھیں تھیں۔ یہ فرانسیسی چوہے تھے۔ جن کی غذا مرغن اشیاء بکثرت گوشت۔ چٹنیاں۔ مربے وغیرہ تھی۔ پانچویں پنجرے میں چھوٹے مگر ٹھوس جسامت کے چست و چالاک چوہے ادھر ادھر بھاگتے نظر آتے تھے۔ مچھلی اور چاول ان جاپانی چوہوں کی خوراک تھی۔

جاپان کے لوگ اپنے قد و قامت کے متعلق کافی حساس واقع ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی غذا کے متعلق تجربات کرنے شروع کئے۔ تاکہ ان کا قد و قامت بڑھ سکے۔ جاپانی غذا میں قدرتی نمکیات اور حیاتین اے اور بی کی کمی ہوتی ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے جاپان کے محکمۂ غذا کے ناظرِ اعلےٰ نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ ایسی مچھلیاں جن میں وٹمین اور قدرتی نمکیات کافی مقدار میں ہیں سکھا کر اس کا سفوف بنایا جائے۔ اور یہ سفوف سالن پر چھڑک کر کھانے سے غذا کی کمی پوری ہو سکتی ہے۔ چار سال کے بعد ان لڑکوں کی صحت میں نمایاں فرق تھا۔ جن پر یہ تجربہ کیا گیا۔ بیماری کا عرصہ ان میں تقریباً کالعدم تھا۔ وزن دوسرے بچوں کی نسبت اوسطاً پانچ پونڈ زیادہ تھا۔ اور قد بھی لمبا ہو گیا

خوراک اور بیماری

نامناسب غذا بیسیوں بیماریوں کی جڑ ہے۔ جنوبی ہندوستان اور ٹراونکور میں معدہ اور انتڑیوں میں زخم کی بیماری محض نامناسب غذا کی وجہ سے ہے۔ اس تجربہ کے لئے بھی کچھ چوہے ٹراونکور کی غذا پر اور کچھ مدراسی غذا پر پالے گئے۔ اول الذکر چوہے اکثر اس بیماری کا شکار تھے۔ سندھ کی تقریباً نصف آبادی درد گردہ اور پتھری میں مبتلا ہے۔ ڈاکٹر مسٹر میکری سن نے کچھ چوہوں کو سندھی غذا دینی شروع کی۔ اس میں سے پچاس فی صدی گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے۔ اس نے پھر اسی غذا کے ساتھ دودھ ایزاد کر دیا۔ جس کے بعد بیماری کا نام و نشان تک نہ رہا۔ اگر سندھ میں بھی دودھ کا استعمال بکثرت شروع ہو جائے تو اس موذی مرض کا سدباب ہو سکتا ہے ؎

امریکہ کے جس علاقہ میں لوگ دودھ کا بکثرت استعمال کرتے ہیں۔ وہاں تپدق اسی نسبت سے کم ہے جنگ عظیم کے دوران میں خوراک کی کمی کی وجہ سے جرمنی اور آسٹریا میں تپِ دق عام ہو گیا۔ مگر جنگ کے تھوڑا عرصہ بعد جبکہ دودھ۔ مکھن کا استعمال پھر بڑھ گیا۔ تو شہروں کی گنجان آبادی کے باوجود تپِ دق میں کمی آگئی۔

جزیرہ ہوائی میں امریکن فتوحات سے پہلے دانتوں کی بیماری کا نام و نشان تک نہ تھا۔ بلکہ وہاں کالے چہروں میں سفید دانت نمایاں طور پر چمکا کرتے تھے جب سے وہاں میدہ۔ دالیں۔ سفید کھانڈ اور دیگر "مہذب" اشیاء کا رواج ہوا ہے۔ اسی فی صدی لوگوں کے دانت خراب ہو گئے ہیں۔ چار سال کا عرصہ ہوا ایک ہزار بچوں کی پرورش پھر ان کی دیسی غذا پر شروع ہوئی۔ تو پہلے سال ہی بیماری کی شرح ۹۰ سے ۴۰ فی صدی رہ گئی۔ اور اب ان میں سے صرف آٹھ فی صدی اس کا شکار ہیں ؎

ان مشاہدات اور تجربات سے اچھی طرح ثابت ہوتا ہے۔ کہ غذا کا انسان کی صحت سے کتنا گہرا تعلق ہے ؎

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غذا کی زیادتی

ہم ضرورت سے زیادہ کھاتے اور ضرورت سے کم ہضم کرتے ہیں۔ زیادتی غذا کی وجہ بھی در اصل نامناسب غذا کا استعمال ہے۔ محض زبان کے چٹخارے کے لئے مربے۔ چٹنیاں۔ بھنی ہوئی اشیاء میدہ۔ چینی اور نشاستہ کا بکثرت استعمال روا رکھا جاتا ہے۔ جو بجائے مکمل طور پر ہضم ہونے کے معدہ اور انتڑیوں میں پڑی سڑتی رہتی ہیں۔ اور جسم میں اس زہر کے ذریعے بیماری پھیلاتی ہیں۔ کھانے میں عجلت ہمارا معمول ہو چلا ہے۔ اور دنیا بھر کے چورن اور دوائیں نامکمل طور پر چبائی ہوئی غذا کو ہضم نہیں کر سکتے۔

انسان باوجود علم اور تجربات کے پیٹ کا غلام بنا ہوا ہے۔ اور جانتے ہوئے اپنے آپ کو ہلاکت کے گھڑے کی طرف دھکیل رہا ہے۔

انتخاب غذا

انسانی جسم کی نشو و نما کے لئے پروٹین نشاستہ۔ چربی۔ کلسیم۔ قدرتی نمکیات و معدنیات وغیرہ کی ضرورت کے علاوہ مختلف اعضاء کے کاموں کو خوش اسلوبی سے سرانجام دہی کے لئے وٹیمن (حیاتین) بھی نہایت ضروری ہیں اس لئے بہترین غذا وہی ہے جس میں یہ اشیاء بکثرت اور اعلےٰ قسم کی پائی جاتی ہیں۔ اس کے لئے مختلف غذاؤں پر تجربات ہوئے۔ سبزیاں (خاص کر سبز پتوں والی) پھل (تازہ و خشک) دودھ۔ دہی۔ مکھن۔ انڈے گندم اور کبھی کبھی گوشت کا استعمال ایک مناسب اور مکمل غذا تصور کی گئی ہے۔ پھل سبزیاں اور دودھ تمام زندگی بخش معدنیات نمکیات اور حیاتین کی کان ہیں۔ زود ہضم ہونے کے علاوہ غذائیت میں سب سے اعلےٰ ہے۔

بغیر ابلی ہوئی اور تازہ سبزیوں کا استعمال زیادہ مفید ہے۔ بھوننے پکانے اور زیادہ ابالنے سے ان میں سے اجزاء حیات ضائع ہو جاتے ہیں۔ اگر ایسی سبزیاں سالن کے طور پر پکی ہوئی بھی ہوں۔ تو ان کے ساتھ سلاد کے طور پر کچی سبزیاں مثلاً گاجر۔ مولی۔ ٹماٹر۔ چقندر لیموں کے ساتھ ملا کر استعمال کرنی چاہئیں۔

مریضوں اور کمزور معدہ والوں کے لئے اکثر ڈاکٹر پتلا شوربا اور کھچڑی تجویز کرتے ہیں۔ جن میں غذائیت بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن پھلوں اور سبزیوں کا رس اس کا ایک بہترین بدل ہے۔ جو طاقت بخش بھی ہے۔ اور معدہ پر بھی کم بوجھ ڈالتا ہے۔

بچپن اور جوانی میں انسان میدہ نشاستہ۔ مرغن۔ ثقیل اور دیگر غیر قدرتی غذاؤں کا استعمال کرتا ہے۔ جسم میں طاقت اور اعضاء میں مضبوطی کے باعث ان چیزوں سے بھی طاقت حاصل کرتا ہے۔ مگر اندر ہی اندر نظام جسمانی کو زنگ لگتا رہتا ہے۔ زیادتی عمر کے ساتھ جسمانی طاقت میں بھی کمی شروع ہو جاتی ہے۔ غیر قدرتی غذاؤں کے استعمال سے جسم بہت کم غذائیت حاصل کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ کمزوری اور لاغری ہے۔

عمر کی زیادتی کے ساتھ ساتھ پھل دودھ اور سبزیوں کا استعمال بڑھاپے میں بعض بیماریوں کو دور رکھتا ہے۔ ان چیزوں کی تھوڑی سی مقدار میں بے بہا خوبیاں ہیں۔ جو جسم کو تندرستی اور طبیعت کو فرحت بخشتی ہیں۔

کھانے کا طریقہ

کھانا نہایت سکون اور اطمینان سے کھانا چاہئے۔ نامکمل طور پر چبائی ہوئی بہترین غذا بھی غیر مفید اور مضر ہے شور۔ غصہ۔ غم۔ فکر۔ رنج۔ تھکن اور دیگر دماغی کاوشوں کے وقت کھانا سخت نقصان دہ اور مضر صحت ہے۔ کھانا خوب چبا چبا کر کھانا چاہئے۔ محض اس گر پر عمل پیرا ہونے سے معدہ کی بیسیوں بیماریوں کا سد باب ہو سکتا ہے۔ ہر لقمہ خوب چبانا چاہئے۔ غذا صاف۔ تازہ اور سادہ ہونی چاہئے۔ کھانے کے ساتھ پانی کا استعمال بھی مفید نہیں۔ اس سے ہاضمے کے عمل میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ کھانا کھانے سے پیشتر اور کچھ عرصہ بعد آرام کرنا بھی عمل ہاضمہ میں مدد دیتا ہے۔ کھانا کھلی ہوا اور صاف جگہ میں کھانا چاہئے۔ عبدالرحمان خان بی کام نئی دہلی

عقیدہ تناسخ کی تردید

خود آریہ سماج کی طرف سے

دنیا میں کوئی شخص امیر ہے۔ اور کوئی غریب۔ کوئی حاکم ہے۔ اور کوئی محکوم۔ کوئی عالم ہے۔ اور کوئی جاہل کوئی اتنا مالدار ہے۔ کہ اسے اپنی دولت اور جائیداد کا انتظام کرنا مشکل ہے اور کوئی اتنا غریب ہے۔ کہ اپنی بسر اوقات کرنے سے بھی قاصر ہے۔ آریہ سماج کے نزدیک یہ سب اختلافات تناسخ کی وجہ سے ہیں۔ یہ امارت اور غربت۔ حکومت اور محکومیت۔ علم اور جہالت اور اس قسم کے سب امتیازات پچھلے جنم کی وجہ سے ہیں۔ موجودہ زندگی کی اجزاء اور سزا گذشتہ کسی زندگی کے نتیجہ کے طور پر ہوتی ہے۔ اسلام اس عقیدہ کی پر زور تردید کرتا ہے۔ اور بہت سے نقلی اور عقلی دلائل کی رو سے مسئلہ تناسخ کا بطلان کرتا ہے۔ اگر غور کیا جائے۔ تو اس عقیدہ کا بودا ہونا فوراً ظاہر ہو جاتا ہے۔ انسانی فطرت اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جس کا ایک ادنےٰ ثبوت یہ ہے۔ کہ خود آریہ سماج میں سے کئی لوگ اسے ایک لغو اور خلاف عقل عقیدہ یقین کرتے ہیں۔

چنانچہ اخبار "ملاپ" مورخہ ۲۶/۲/۳۹ میں لالہ رام پرشاد بی۔ اے نے ایک مضمون "کایا پلٹ" کے عنوان سے لکھا ہے جس میں انہوں نے ریاستوں میں نظام حکومت کی تبدیلی کے متعلق چند امور کا ذکر کرتے ہوئے۔ لکھا ہے۔

"اس کے لئے سب سے زیادہ ذمہ دار ہمارے دھارمک فلسفہ کی غلط ترجمانی تھی۔ لوگ جہاں ایک طرف اپنے کل دکھ کو پچھلے کرموں کا پھل سمجھ کر انہیں نہایت صبر و استقلال سے برداشت کرتے تھے وہاں راجوں مہاراجوں کو جو دنیا پر ایشور کا سروپ سمجھے جاتے تھے اور جن کے جبر و تشدد کی اس طرح کوئی شکایت نہیں ہو سکتی تھی جس طرح پرماتما کی طرف سے نازل شدہ آفات کی۔ ہر قسم کی سختی ہر قسم کا ظلم کرنے کا مستحق سمجھتے تھے۔ لیکن اب اس فلسفہ میں درست اور صحت بخش تبدیلی آگئی ہے۔ اب یہ خیال دلوں میں جاگزین ہو گیا ہے۔ کہ ہماری مصائب ضروری نہیں۔ کہ ہمارے گذشتہ پاپوں کا پھل ہو۔ بلکہ عین ممکن ہے۔ کہ یہ ہماری موجودہ سہل انگاری بے سمجھی یا غفلت کا نتیجہ ہو۔ اگر ایک کاشتکار اپنے کھیت کو پانی نہیں دیتا۔ یا اس کو جنگلی جانوروں سے نہیں بچاتا اور یہ کھیت سوکھ جاتا ہے۔ یا تباہ ہو جاتا ہے۔ تو اس میں قصور اس کی اپنی غفلت اور کم سمجھی کا ہے۔ اس کی مصیبت اس کی اپنی پیدا کردہ ہے۔ اس کا پچھلے جنم کے کرموں سے کوئی تعلق نہیں"۔

یہ عبارت کسی تشریح کی محتاج نہیں ہے۔ صاف طور پر اس میں تسلیم کیا گیا ہے کہ انسان کی آسائش اور تکلیف کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس کا تعلق پچھلے جنم سے ہو۔ بلکہ موجودہ زندگی میں اپنی محنت یا غفلت کے نتیجہ میں یہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اس بارہ میں دھارمک فلسفہ کی غلط ترجمانی کی گئی ہے۔ اور یہ خیال درست نہیں ہے۔

244

عقلی طور پر بھی اگر اس پر غور کیا جائے تو اس عقیدہ کا بطلان واضح ہے۔ کہ انسان کے موجودہ حالات۔ اس کا عسر اور یسر اور امارت اور غربت گذشتہ جنم کا بدلہ اور نتیجہ ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ضروری تھا کہ انسان کو اپنے بعض گذشتہ اعمال یاد بھی رہتے۔ انسانی دماغ کی بناوٹ ایسی واقع ہوئی ہے۔ کہ اسے بعض باتیں اگر بھول جاتی ہیں۔ تو بعض اہم اور غیر معمولی واقعات اسے مدت العمر یاد رہتے ہیں۔ اور ایسے واقعات اسے کبھی بھی فراموش نہیں ہوتے۔ مثلاً ایک انسان بچپن میں گر پڑتا ہے جس سے اس کی ٹانگ ٹوٹ جاتی ہے۔ یا ایک بازو بیکار ہو جاتا ہے تو یہ واقعہ اس کو پچاس سال گذرنے پر بھی کبھی نہیں بھولے گا۔ اسی طرح بیسیوں ایسے اہم واقعات انسانی زندگی میں آتے ہیں۔ جو اسے کبھی بھی فراموش نہیں ہوتے۔ پس ان حالات میں اگر تناسخ کے عقیدہ کو درست تسلیم کیا جائے۔ تو یہ لازمی اور یقینی امر ہے۔ کہ انسان کو بہت سے ایسے واقعات یاد ہونے چاہئیں جو اس سے گذشتہ جنم میں سرزد ہوئے۔ اور جن کی وجہ سے وہ موجودہ زندگی۔ خوشی یا غمی میں بسر کر رہا ہے۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں ہوتا۔ اور کسی انسان کو اس کے گذشتہ جنم کے واقعات کیا اس کا تصور و خیال تک نہیں ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ گذشتہ جنم ہونے کا عقیدہ محض ایک افسانہ سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

خاکسار:۔ ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیان۔

ٹرینڈ استاد اور استانی کی ضرورت

مولوی عبد المنان صاحب ہیڈ ماسٹر احمدیہ مردانہ و زنانہ پرائمری سکولز کاٹھ گڑھ کو ایک ٹرینڈ استاد اور استانی کی ضرورت ہے۔ اگر میاں بیوی استاد اور استانی مل جائیں۔ تو ان کو ترجیح دی جائیگی۔ استاد اور استانی کم از کم جے۔ وی ہوں۔ تنخواہ کا فیصلہ مولوی صاحب سے خط و کتابت کر سکتے ہیں۔ خواہشمند احباب مندرجہ بالا پتہ پر جلد درخواست کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

اہم ملکی حالات اور واقعات

مرکزی اسمبلی کی کارروائی

مرکزی اسمبلی کے ۲۴ فروری کے اجلاس میں ریلوے کے مطالبات زیر بحث ہوئے۔ مسٹر سی۔ سی۔ ملر یورپین نے ریلوے کے حادثات کو زیر بحث لانے کے لئے ریلوے کے مطالبات زر میں ۱۰۰ روپیہ کی تحریک تخفیف پیش کی۔ محرک نے کہا۔ کہ میری تحریک کا مقصد افسروں کے سٹیٹس پر بحث کرنا ہے جن کو ریلوے کے حادثات کی تحقیق کے کام پر مقرر کیا جاتا ہے۔ آپ نے ریلوے افسروں کی تحقیقاتی رپورٹوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایسی رپورٹوں پر ملک کو اعتماد نہیں ہوتا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک کی طرف سے جوڈیشل تحقیقات کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ انگلینڈ میں ایسے حادثات کی تحقیق وزارت رسل و رسائل کی مقرر کردہ کمیٹی کے ذریعہ کرائی جاتی ہے۔ اس لئے میری تجویز یہ ہے۔ کہ حادثوں کی روک تھام کے لئے ایک "سیفٹی سکویڈ" مقرر کیا جائے۔ جو انسپکٹروں کی مدد سے حادثات کی تحقیقات کرے۔ اس کو اختیار ہو کہ تحقیقات کے لئے لوگوں کو سمن کرے۔ اور ان کے حلفیہ بیان لے۔ سیفٹی سکویڈ معمولی ریلوے حادثوں کی تحقیقات کے بعد سفارشات کریگا کہ ان کی روک تھام کے لئے محکمہ کو کیا تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ سیفٹی سکویڈ کو ریلوے انجینئروں کا آلہ کار بننے سے روکنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ صرف ایسے لوگ ہی سکویڈ کے افسر مقرر ہوں۔ جو تحقیقات کے کام میں خاص دلچسپی لیتے ہوں۔

سر عبد الحلیم غزنوی نے اس تحریک کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۳۲ء کی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس نے سفارش کی تھی۔ کہ مسافروں کی حفاظت کا کام ریلوے کے محکمہ کے سپرد نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کے لئے علیحدہ محکمہ مقرر ہو۔ مگر گورنمنٹ نے اس سلسلہ میں کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

مسٹر سنتانم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ مسٹر ملر نے جو تجویز پیش کی ہے میری رائے میں یہ تجویز بے فائدہ ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے ذرائع اتنے محدود ہیں کہ وہ "سیفٹی سکویڈ" جیسے وسیع آرگنائزیشن کے اخراجات کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔ انگلستان میں ریلوے ہندوستانی ریلوں سے مختلف چیز ہے۔ ہندوستان میں ریلوے سرکاری جائداد میں شمار ہوتی ہے۔ اور "سیفٹی سکویڈ" بھی سرکاری مشینری کا حصہ ہوگا۔ اس لئے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہاں ریلوے کے حادثات کی روک تھام کا موزون طریق یہ ہے کہ ہر حادثہ کی جوڈیشل تحقیقات کرائی جایا کرے۔

مسٹر جیمز نے تحریک کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ یورپین پارٹی کی تحریک کا مطلب گورنمنٹ کی مذمت کرنا نہیں بلکہ یہ واضح کرنا ہے کہ یورپین گروپ بھی ریلوے کے حادثوں کی بڑھتی ہوئی رفتار کو بے چینی اور تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے۔

مسٹر ایپنے اور سر ضیاء الدین احمد کی تقریروں کے بعد سر سٹوارٹ نے اپنی تقریر میں اعلان کیا۔ کہ حادثوں کی روک تھام کے لئے "سیفٹی سکویڈ" مقرر کیا جائے گا۔ جو محکمہ ریلوے کی بجائے گورنمنٹ آف انڈیا کو جوابدہ ہوگا۔

گاندھی جی اور ریاست راجکوٹ

گاندھی جی نے فرسٹ ممبر راجکوٹ سٹیٹ کونسل سے بذریعہ تار دریافت کیا تھا۔ کہ سر دھر جیل کے سیاسی قیدی (جن میں ان کی اہلیہ صاحبہ بھی شامل ہیں) خلاف انسانیت سلوک کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر بھوک ہڑتال کئے ہوئے ہیں۔ اس معاملہ پر روشنی ڈالئے۔ ممبر موصوف نے اس الزام کی تردید کی۔ اور اسے قطعاً بے بنیاد۔ من گھڑت اور فضول قرار دیا۔ اس پر گاندھی جی نے لکھا کہ اگر خلاف انسانیت سلوک کے متعلق تمام رپورٹیں من گھڑت اور بے بنیاد ہیں۔ تو مجھ پر اور میرے ساتھی کارکنوں پر غلط بیانی کا الزام عائد ہوگا۔ برعکس اس کے اگر ان میں کوئی صداقت ہے تو راجکوٹ کے حکام کو معاملہ پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ نیز بذات خود صورت حالات دیکھنے کے لئے اور معاملہ کو سلجھانے کے لئے راجکوٹ آنے کی اطلاع دی۔ اس دوران میں سیاسی قیدیوں نے بھوک ہڑتال ترک کر دی۔ فرسٹ ممبر راجکوٹ نے اس امر کو خلاف انسانیت سلوک کے الزام کے غلط ہونے کے ثبوت میں پیش کیا۔ اور لکھا۔ موجودہ صورت حالات میں آپ کے یہاں آنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ مگر باوجود اس کے گاندھی جی نے روانہ ہونا ضروری سمجھا۔ اور اس کے متعلق جو بیان شائع کیا۔ اس میں لکھا۔ ان الزامات سے دربار راجکوٹ کو جو تشویش ہوئی ہے۔ اس کی تلافی کرنا میرا فرض ہے اس لئے میں سچائی کے متلاشی کی حیثیت سے راجکوٹ جا رہا ہوں۔ میں یہ مشن لے کر راجکوٹ جا رہا ہوں۔ کہ سوسائٹی کے غنڈہ عناصر کا مقابلہ کرنے کی کوئی راہ نکالوں۔ میری حیثیت محض ایک صلح جو کی ہے۔ اور میں نے سردار پٹیل سے درخواست کی ہے۔ کہ اب جبکہ میں پرماتما کی زیر ہدایت پیدا شدہ رنجدہ صورت حالات کو ختم کرنے کے مشن پر راجکوٹ جا رہا ہوں ستیہ گرہ ملتوی کر دیا جائے۔ جو لوگ میرے مشن یا پروگرام پر اعتماد رکھتے ہیں۔ ان سے میری درخواست ہے۔ کہ وہ میری کامیابی کے لئے خاموشی سے پرارتھنا کریں۔ اگرچہ راجکوٹ ہندوستان کے نقشہ پر ایک حقیر سا مقام ہے۔ لیکن جب اصل کو حق بجانب

قرار دینے کے لئے میں وہاں جا رہا ہوں۔ وہ اتنا اہم ہے۔ کہ اس کے بغیر سوسائٹی کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

سردار پٹیل نے گاندھی جی کی ہدایت کے بعد جو اعلان شائع کیا۔ اس میں لکھا ہے۔ جب کبھی گاندھی جی کو غیر معمولی دکھ ہوا۔ انہیں کسی اچانک فیصلہ سے شانتی حاصل ہوئی۔ ہمیں یہ اچانک فیصلہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر ان کے لئے یہ پرماتما کی طرف سے راہ نمائی ہوئی ہے۔ گاندھی جی کا حکم ہے۔ کہ راجکوٹ میں سول نافرمانی کی تحریک بند کی جائے۔ اس لئے میں اسے تا حکم ثانی بند کرتا ہوں۔ ہم سب کو گاندھی جی کی خواہشات کا اسی سپرٹ میں احترام کرنا چاہیئے۔ جس میں وہ چاہتے ہیں۔

"الفضل"۔ گاندھی جی نے اپنے اعلان میں یہ ادعا کیا ہے۔ کہ وہ "پرماتما کی زیر ہدایت" راجکوٹ میں جا رہے ہیں۔ اور ان کے پیرو سردار پٹیل نے یہ لکھا ہے۔ کہ پرماتما کی طرف سے راہ نمائی کے بعد انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ پرماتما کی ہدایت اور راہ نمائی گاندھی جی کو کس طرح حاصل ہوئی۔ اگر اس سے مراد محض دل میں ایک خیال کا آ جانا ہے تو ہر شخص اس قسم کا دعوےٰ کر سکتا ہے تاہم گاندھی جی کا یہ طریق قابل تعریف ہے۔ کہ ہر اہم موقع پر وہ پرماتما (خدا) اور پرارتھنا (دعا) کی طرف مائل ہوتے ہیں۔

تحریک جدید سال پنجم کے وعدوں کی رقوم جلد ادا کر کے

السابقون الاولون میں شامل ہونے کا نادر موقعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور تحریک جدید سال پنجم میں مالی قربانی کا عہد کرنے والے احباب کرام یہ نوٹ فرمالیں۔ کہ انہوں نے تحریک جدید میں جو حصہ اپنی خوشی اور آزاد مرضی سے لیا ہے۔ اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے "سال پنجم" کے وعدوں کو جہاں تک ممکن ہو۔ جلد سے جلد پورا کر دیں۔ اس سے جہاں دین کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ وہاں ایسے احباب بھی "السابقون الاولون" کا ثواب حاصل کریں گے۔ اسی طرح وہ لوگ جن کا وعدہ یہ ہے۔ کہ جنوری یا فروری یا مارچ سے قسط ادا کرنا شروع کریں گے۔ مگر گذشتہ مہینوں میں قسط نہیں ادا کر سکے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ مارچ کی قسط کے ساتھ اپنی گذشتہ قسطیں بھی ادا کریں۔ تا سابقہ قسطیں نہ ادا کرنے کی وجہ سے سال کے آخر میں ان کو زیادہ بوجھ محسوس نہ ہو۔ جب انسان پر زیادہ بار پڑتا ہے۔ تو وہ ایسی قربانی سے ملول خاطر ہوتا ہے مگر چونکہ تحریک جدید کا چندہ خوشی اور مرضی کا ہے۔ اور یہ اپنے امام کے حضور وعدہ کیا ہوا چندہ ہے۔ اس لئے احباب کے لئے ابھی سے ضروری ہے۔ کہ وہ ساتھ کے ساتھ اپنی قسطیں ادا کرتے جاویں۔

ایسے احباب جنہوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ وہ آئندہ کسی ماہ میں ادا کریں گے ان سے صرف یہ کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ اگر وہ اپنا عہد اپنے مقررہ وقت سے پہلے پورا کر لیں۔ تو ان کو بھی السابقون الاولون میں شمولیت کا فخر حاصل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ چونکہ وہ اپنے مقررہ وقت سے پہلے ادا کریں گے۔ اس لئے ظاہر ہے کہ یہ امر سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا اور خوشنودی کا بھی باعث ہے۔

ایسے دوست اگر یہ سمجھتے ہیں۔ کہ شاید مقررہ وقت پر ادا کرنے میں بعض مشکلات کا سامنا نظر آتا ہو۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے اپنا وعدہ قسط وار ادا کرنا شروع کر دیں تا ادائیگی میں دقت نہ ہو۔

وہ احباب جنہوں نے آخری مہینے یعنی ماہ نومبر ۳۹ء میں ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ان سے یہ کہنے کی ضرورت ہے۔ کہ وہ ابھی سے اپنا ماحول ایسا پیدا کریں۔ کہ آخری مہینہ نومبر آنے سے پہلے اپنا وعدہ پورا کر سکیں۔ تا وہ بھی زیادہ ثواب میں شریک ہو جائیں۔

جماعتوں کے سکرٹریان مال تحریک جدید اور براہ راست چندہ ارسال کرنے والے احباب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ تحریک جدید کے چندہ کی جو رقم بھی ارسال کریں۔ کوپن پر جہاں چندہ دینے والوں کی اسم وار تفصیل اور رقم درج ہو۔ وہاں یہ بھی تشریح کیا کریں کہ یہ کس سال کا چندہ ہے۔ کیونکہ دفتر کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ضروری ہدایت یہ بھی ہے۔ کہ ہر ایک سال کا چندہ ہر ایک سال کے رجسٹر میں الگ الگ اندراج کیا جائے۔ تا معلوم ہو سکے کہ کس کس نے ہر سال کا چندہ ادا کر دیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار والی سپاہیوں کی فوج میں کس کس کا نام آ سکتا ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ اس فوج میں وہی احباب شمولیت کا فخر حاصل کریں گے جو مطابق اصول و قانون متواتر چندہ دیتے جاویں گے۔ پس اس وجہ سے ضروری ہے کہ ہر ایک جماعت کا سکرٹری مال تحریک جدید اور براہ راست رقم ارسال کرنے والے احباب اپنی ہر ایک رقم کے ساتھ اسم وار تفصیل دیں۔ اور یہ بتائیں کہ یہ چندہ کس کس سال کا ہے۔ اب سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو یاد رکھیں:۔

"یاد رکھو! یہ غفلت اور سستی کا زمانہ نہیں۔ یہ خیال مت کرو۔ کہ اگر آج نہیں تو کل ثواب کا موقعہ مل سکے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے۔ کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جب توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ یہ مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق ہی ہے۔ پس ڈرو اس دن سے کہ جب تم کہو کہ ہم جان و مال دینا چاہتے ہیں۔ مگر جواب ملے کہ اب قبول نہیں کیا جا سکتا"

پس تحریک جدید میں وعدے کرنے والے احباب کو چاہیئے۔ کہ تحریک جدید سال پنجم اور گذشتہ سالوں کے وعدے جلد سے جلد ادا کریں۔ میں یہ نوٹ لکھ رہا تھا۔ کہ ایک دوست آئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ میں سال سوم کا چندہ تو چند دن ہوئے ادا کر چکا تھا۔ آج اللہ تعالےٰ نے ایک رقم بھیجدی میں نے کہا۔ کہ اور کام تو بہر حال ذاتی تعلق رکھنے والے ہیں۔ یہ ہوتے ہی رہیں گے۔ پہلے اپنی عاقبت کے درست کرنے کا کام

ص۲۳

۲۳ کرنا چاہیئے۔ اور وہ عہد پورا کرنا چاہیئے جو اپنے امام کے حضور کیا ہے۔ اس لئے میں نے سال چہارم کا چندہ بھی ادا کر دیا ہے۔ اب سال پنجم میرے ذمہ ہے۔ اگرچہ میرا وعدہ دوران سال کا تھا۔ مگر میں نے اس خیال سے کہ جس قدر رقم پہلے ادا ہو جائے۔ اتنا ہی زیادہ اچھا اور زیادہ دین کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اور زیادہ ثواب کا موجب ہے۔ اس لئے میں نے رقم داخل کر دی ہے۔ اب سال پنجم کے لئے جس وقت میرے ہاتھ میں ٭

٭ اللہ تعالےٰ نے روپیہ دیا۔ اسوقت ادا کروں گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ تحریک جدید کے وعدے جلد سے جلد سو فیصدی پورے کرنے کا فکر کریں۔ اللہ تعالےٰ

پنجاب کی مشہور و معروف دوکان

خواجہ برادرس جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور

کی دوکان پر تشریف لائیں

جہاں پر موزہ۔ بنیان۔ سویٹر و مفلر اونی ہر قسم نیز تولیہ۔ کالر۔ ٹائی اور دیگر آرائشی سامان بارعایت مل سکتا ہے۔ (نزد چوک دھنی رام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah